فون نمبر ۴۹

REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

حَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یومیہ۔ یکشنبہ فی پرچہ ۱۰

۳۰ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ

جلد ۴۷ | ۱۷ ظہور ۱۳۳۷ ہش | ۱۷ اگست ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۹۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۵ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

آج حضور نے نماز جمعہ پڑھائی۔ اور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے واقعات کا ذکر فرما کر احباب کو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صحت

لاہور ۱۳ اگست (بذریعہ ڈاک) ناظم صاحب دفتر جماعت احمدیہ لاہور مطلع فرماتے ہیں کہ آج صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے فرمایا۔

"الیکٹرو کارڈیوگرام کے ذریعہ معائنہ ہوا جس کا نتیجہ کل سے آج طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے"

احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی بہتر صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد والحاح سے دعا فرمائیں۔

سرحدی تنازعات پر ملک نون اور پنڈت نہرو کے درمیان ترقی پیغامات کا تبادلہ

لنڈن میں پاکستانیوں کے ایک اجتماع سے ملک فیروز خان نون کا خطاب

لنڈن ۱۶ اگست۔ وزیر اعظم پاکستان ملک فیروز خان نون نے کہا ہے کہ سرحدی جھگڑوں کے پرامن تصفیہ کے لئے ان کے اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے درمیان تار کے ذریعہ بات چیت ہو رہی ہے۔ اس امر کا انکشاف انہوں نے یہاں "یوم پاکستان" کے موقعہ پر پاکستانیوں کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے دوران تقریر میں کہا یہ بات افسوسناک ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے تعلقات کشیدہ ہیں اس کی وجہ کشمیر کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ پاکستان ہر مسئلہ کا پرامن تصفیہ چاہتا ہے۔

سرحدی تنازعات کے سلسلہ میں ملک نون نے کہا کہ پاکستان جو کچھ کر رہا ہے۔ اپنے علاقے کی حفاظت کیلئے کر رہا ہے کیونکہ اگر پاکستان کی ایک انچ زمین بھی دے دی گئی۔ تو یہ سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا ہم اس بات کے لئے تیار نہیں ہیں کہ پاکستان کی ایک انچ بھی زمین ہمارے ہاتھ سے نکل کر غیروں کے ہاتھ میں چلی جائے۔ اسی طرح اگر ہندوستان کی کوئی ایک انچ زمین بھی ہمارے پاس ثابت ہوئی۔ تو وہ ہم اسے دیدیں گے۔ لکشمی پور کے واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا یہ علاقہ پاکستان کا ہے۔ چنانچہ گذشتہ انتخابات کے وقت یہ علاقہ مشرقی پاکستان کی انتخابی فہرستوں میں شامل تھا۔ اور ان انتخابی فہرستوں کے مطابق ہی . . . . . وہاں انتخابات ہوئے تھے۔ میں نے ہندوستانی فوج نے اس علاقے پر قبضہ کر لیا بالآخر مجبوراً پاکستانی پولیس کو یہ علاقہ خالی کرنا پڑا۔ حقیقت یہ ہے کہ سرحدی علاقوں میں ہر جگہ ہندوستان نے ہی قبضہ کیا ہے۔ پاکستان نے کبھی ایسا کوئی اقدام نہیں کیا۔ ان تنازعات کے پرامن تصفیہ کے لئے میں پنڈت نہرو سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے ریڈ کلف ایوارڈ کے مطابق تصفیہ نہ ہونے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا مجھے یقین ہے کہ وہاں اقوام متحدہ کی نگرانی میں رائے شماری ضرور ہوگی۔ پاکستانی عوام کو چاہیئے کہ وہ صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں عرب ممالک کے متعلق انہوں نے کہا۔ ہم ان کے دلی خیر خواہ ہیں اور ان کی بہتری اور فلاح و بہبود کے لئے دعا گو ہیں۔ ان کی طاقت میں اضافہ ہمارے لئے خوشی کا موجب ہے۔

سمن آباد کی اراضی کے متعلق "نوائے وقت" کا

غلط اطلاعات پر مبنی ادارتی نوٹ

معاصر "نوائے وقت" نے اپنی اشاعت ۱۴ اگست ۱۹۵۸ء میں سمن آباد کی اراضی کے متعلق کسی نامہ نگار کی اطلاع کی بناء پر ایک ادارتی نوٹ شائع کیا ہے۔ جو سراسر غلط واقعات پر مبنی ہے۔ اور جس میں کوئی ایک واقعہ بلکہ کوئی حصہ بھی درست نہیں ہے ــــ ہمیں معاصر "نوائے وقت" کے متعلق بہت حسن ظن ہے۔ اور توقع رکھتے ہیں کہ اس میں جو بات بھی لکھی جاتی ہے وہ بالعموم تحقیقات کی بناء پر لکھی جاتی ہے لیکن ہمیں سخت افسوس ہے کہ اس معاملہ کے متعلق احتیاط نہیں برتی گئی۔ حالانکہ معاصر کے لئے بڑا آسان تھا۔ کہ وہ محکمہ متعلقہ سے صحیح حالات معلوم کر لیتا۔ تاکہ سراسر غلط واقعات کی بناء پر لکھنا نہ پڑتا۔ اس فروگذاشت کا اب صرف یہی علاج ہے۔ کہ معاصر اب بھی متعلقہ محکمہ سے صحیح حالات معلوم کرے۔ اور اگر اس کے نامہ نگار کی معلومات سرتاپا غلط ثابت ہوں۔ تو اس کی تردید خود ہی شائع کرے۔ اخبار کا بھرم قائم رکھنے کے لئے یہی طریق بہترین ہے۔

سندھ میں سکھر بیراج پر پانی کے اخراج میں غیر معمولی اضافہ

سکھر ۱۶ اگست۔ دریائے سندھ میں سکھر بیراج پر پانی کا اخراج اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ اس سے قبل اس کی صرف ایک مثال ملتی ہے۔ رات اخراج ۹ لاکھ ۹۱ ہزار کیوسک تھا۔ اور پانی کی سطح ۹ء۱۸ فٹ تھی۔ رات گئے تک جو اطلاعات موصول ہوئی تھیں۔ ان کی رو سے سکھر سے شمال کی جانب ۹۰ میل تک بندوں کو کوئی نقصان نہیں پہونچا ہے۔

بیگم صاحبہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی شدید علالت

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ ــــ

میری والدہ صاحبہ اہلیہ حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آجکل کراچی میں سخت بیمار ہیں۔ تازہ ترین اطلاع یہ ہے۔ کہ ان کی ایک آنکھ کی بلڈ پریشر کی زیادتی کی وجہ سے ہمیرج ہوا ہے۔ اور دل پر بھی اثر ہے احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ میری والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ام متین

ایڈیٹر: عبدالرشید دین تنویر فاضل ایم اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ اگست

نقطۂ نظر کا سوال

صدق جدید لکھنؤ سے ایک نوٹ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

"ایک تازہ طبی مقالہ سے۔

(۱) انسان کے کولہے کی ہڈیاں جو دھڑ کو ٹانگوں سے ملاتی ہیں۔ اتنی مضبوط ہوتی ہیں کہ قریباً ایک ہزار پونڈ کا وزن برداشت کر سکتی ہیں

(۲) اوسط ہر فرد کے جسم کی ہڈیوں کی تعداد ۲۲۲ ہوتی ہیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ مضبوط پنڈلی کی ہڈی ہوتی ہے۔ جو ۱۲ ہزار چھ سو پونڈ کا وزن سنبھال سکتی ہے

(۳) گھٹنے کا جوڑ سب سے زیادہ مضبوط جوڑ ہوتا ہے۔ اور کہنی کا جوڑ سب سے لچکدار

(۴) کھلی ہوئی فضا میں ہر سانس کے ساتھ خاک کے ۱۲½ کروڑ ذرے جسم انسانی میں داخل ہوتے ہیں اور شہر کی فضا میں اس سے بھی زائد

(۵) جتنی دیر میں انسان ایک سگار ختم کرتا ہے کمرہ ۴ ارب ذرات خاکستر سے بھر جاتا ہے ـــ یہ ساری خاک ناک کے ذریعہ چھن جاتی ہے۔

(۶) خون کی شریانیں جسم میں اتنی ہیں۔ اور یہ اس قدر باریک ہوتی ہیں کہ سوئی کے برابر موٹی نلکی میں ایک ہزار شریانیں سما سکتی ہیں۔ اور شریانوں کو اگر بچھا دیا تو ان سے ایک قالین ۵ ہزار گز مربع کا تیار ہو سکتا ہے۔

(۷) شریانوں عضلوں اور ہڈیوں کی مدد سے انسان ۲۰ ہزار قدم روزانہ چل سکتا ہے۔ اور ۵۰ سال کی عمر تک انسان کی روزانہ اوسط چلت پھرت کرہ زمین کے ۶ چکروں کے برابر ہو جاتی ہے۔

طبیب اپنا کام کر چکا اپنے معلومات اس نے پیش کر دیئے مسلمان کا کام صنعت و صناعت کے ہر ایسے حیرت انگیز نادر نمونے سے صناع تک پہونچنا۔ اس کی حکمت کی داد دینا اور اس کی قدرت پر اپنا ایمان تازہ کرنا ہے ـــ سائنس کی ہر شاخ اور ہر مجسمے سے جتنے بھی معلومات اس قسم کے حاصل ہوتے جائیں سب سے کام خدا شناسی میں ہی ترقی کا لیجئے۔ ضرورت صرف نقطۂ نظر کی تصحیح کی ہے وہی علوم و فنون جن سے شیطان کام خدا فراموشی کا اور نفس انسانی کو غفلت میں ڈالنے کا لیتا ہے۔ اس کا حربہ اسی پر الٹ کر ان سے کام ایمان میں تازگی عرفان کی گہرائی اور پختگی کا لیجئے ـــ زوجہ ابولہب کی گردن میں پھندا تو ایک ہی بار پڑا تھا۔ آپ فی جیدھا حبل من مسد کا عمل شیطان کے مقابلہ میں ہر روز کر کے دکھاتے رہیئے۔"

طبیب نے انسانی جسم کی صرف نہائت محدود حکمتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ انائمی کی ضخیم کتابوں کے مطالعہ سے بھی انسانی جسم کی ساخت کی حکمتوں کا بہت ہی قلیل علم حاصل ہوتا ہے بیشک انسان نے اپنی ضروریات کے تقاضا سے علوم و فنون میں بڑی ترقی کی ہے لیکن جیسا کہ کہتے ہیں دریا میں سے ایک قطرہ کے برابر بھی علم حاصل نہیں ہوا اس کے باوجود انسان اپنے اس ذرا سے علم پر کتنا نازاں ہوتا ہے۔ اور کس طرح اپنی علمی اور مادی بے طاقت طاقتوں پر مغرور ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ صانع کائنات کا بھی انکار کر دیتا ہے۔

انسانی جسم تو خیر بہت بڑی چیز ہے ایک چیونٹی کی ساخت پر توجہ دیجئے چیونٹی کو بھی چھوڑیئے گھاس کی ایک بجئے۔ اور ان حکمتوں پر غور کیجئے۔ اس کی ساخت میں نظر آتی ہیں زندگیاں اور زمانے ختم ہوتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن ایک پتی کی حکمتوں کا پورا علم پھر بھی حاصل نہیں ہو سکا۔ پھر کتنی حیرانی ہے کہ آج جن لوگوں کو ان حکمتوں کے سمجھنے کی تھوڑی بہت توفیق ملی ہے۔ انہی کی عقل پر ایسے پردے پڑ جاتے ہیں۔ کہ وہ اپنے آپ کو ہمہ دان سمجھنے لگتے ہیں۔ اور خیال کرنے لگتے ہیں کہ کائنات کا یہ کارخانہ اپنے آپ ہی چل رہا ہے۔

روس اور امریکہ فضا میں چند ہوائیاں چھوڑنے پر جن کی حقیقت بھی ابھی مبہم سی ہے کتنے مغرور ہو رہے ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ جہاں تک انسانی عقل و ہنر کا تعلق ہے۔ یہ بہت بڑا کارنامہ ہے لیکن غور کیا جائے۔ تو یہ ہنرمندی کا کارخانہ کائنات کی ان ہنرمندیوں کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتا ہے جن سے یہ قائم ہے اور جاری ہے۔ قرآن کریم میں انسانی طاقت و حکمت کی بے بسی کا نقشہ ایک نہائت عجیب مثال سے کھینچا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ انسان کی طاقت، تو یہ ہے کہ اگر مکھی اس سے کوئی شے چھین لے۔ تو وہ اس کو بھی واپس نہیں لے سکتا۔

آج انسان نے ایسے آلات تیار کر لئے ہیں کہ وہ جزو لایتجزیٰ کا بھی انشقاق کر سکتا ہے۔ لیکن اس ساری صنعت گری کے باوجود اللہ تعالےٰ کی یہ مثال ویسی کی ویسی ہی قائم رہتی ہے ہائیڈروجن کے ذرے کے حصوں کا علم بے شک انسان کو ہو گیا ہے۔ لیکن یہ علم بھی ابھی تک قیاسی ہے۔ اور جو عملی نتائج اس قیاس پر حاصل ہوئے ہیں۔ ان کے باوجود یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مزید تحقیقات پر یہ قیاس بھی غلط ثابت نہیں ہوگا۔

الغرض جو کچھ بھی انسان آج تک معلوم کر سکا ہے۔ اگرچہ وہ کائنات کی حکمتوں کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ لیکن وہ پھر بھی اتنا زیادہ ہے کہ ایک دانشمند اس سے صنعت کے صانع کا کچھ کھوج ضرور پا سکتا ہے۔ بیشک اتنے علم سے اللہ تعالےٰ کا پتہ ضرور مل سکتا ہے لیکن واقعہ یہ ہے کہ بڑے بڑے دانشمند ان حکمتوں پر بقدر وسعت عبور حاصل کرنے کے باوجود اللہ تعالےٰ کے منکر رہتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مقام بھی پھسلنا ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ کی حقیقی شناخت کی۔ علوم و فنون کا یہ کمال ابتدائی منزل بھی نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ایک دوراہا کہا جا سکتا ہے۔ جہاں سے ایک راستہ جنت میں لے جاتا ہے۔ اور دوسرا دوزخ میں۔ صدق جدید کے مدیر نے اس لئے کہا ہے کہ

"ضرورت صرف نقطۂ نظر کی تصحیح کی ہے۔ دینی "علوم" و "فنون" جن سے شیطان کام خدا فراموشی کا لیتا ہے۔ اس کا حربہ اسی پر الٹ کر ان سے کام ایمان کی تازگی عرفان

(باقی صفحہ ۸ پر)

مرکز سے استفادہ کے دو طریق

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

"الفضل ہمارے سلسلہ کا بڑا اہم آرگن ہے۔ اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔۔۔ دوستوں کو چاہیئے کہ

الفضل کی اشاعت کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ مرکز کا آرگن اگر پہونچتا رہے تو مرکز سے تعلق قائم رہتا ہے۔

میں نے بتایا تھا کہ آپ لوگوں کو بار بار ربوہ آنا چاہیئے۔ آپ یہ تو نہیں کرتے۔ کم سے کم الفضل پڑھ کے ہی آیا کریں۔ اس سے بھی کچھ تعلق ہو جائیگا۔ مگر الفضل کافی نہیں۔ بے شک الفضل خریدیں بھی اور لوگوں کو پڑھوائیں بھی۔ لیکن اس کے علاوہ خود عادت ڈال لیں کہ چاہے کچھ تنگی اٹھانی پڑے۔ کام کو کچھ تھوڑا بہت نقصان پہونچے۔ پھر بھی بار بار یہاں آتے رہیں۔ اور بغیر میری طبیعت پر بوجھ ڈالنے کے

فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں

وہ طریق یہی ہے کہ نماز کے لئے میں گیا تو وہاں بات کر لی۔ اور کوئی مسئلہ پوچھ لیا۔" (تقریر حضرت اقدس بر جلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۱۹۵۵ء)

(الفضل ۱۵ اپریل ۱۹۵۶ء) (مینجر الفضل)

ایک پادری کے اسلام پر چند اعتراضات اور انکے جواب

(از مکرم گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ)

عیسائیوں کا دعویٰ

پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے لکھتے ہیں :۔

"دورِ حاضرہ تحقیق و تدقیق کا زمانہ ہے۔ علمائے مغرب قرآن اور دیگر ادیان کی کتب کا مطالعہ کر کے بجنسہٖ اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں۔ جس پر حضرت محمد (صلعم) کے معاصرین پہنچے تھے کہ قرآن دیگر ادیان کی کتب سے ماخوذ ہے۔ ربی گیگر نے ۱۸۳۳ء میں ایک کتاب "یہودیت اور اسلام" تحریر کی اور ثابت کر دیا کہ اسلام یہود کا مقروض ہے۔ رئیس المتکلمین پادری ٹسڈل صاحب نے ینابیع الاسلام اور امام المناظرین مسٹر اکبر مسیح صاحب مرحوم نے تالیف القرآن پادری گولڈ سیک صاحب نے ینابیع القرآن۔ اور پادری سلطان محمد خان نے ہمارا قرآن لکھ کر یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا دیا کہ قرآن ایک تالیف ہے جو یہودی، عیسائی۔ صابی۔ عربی۔ زردشتی حکایات و رسمیات و اعتقادات و تعلیمات پر مشتمل ہے۔" (نور الہدیٰ حصہ اول ص۵)

اس کے علاوہ پادری ٹسڈل صاحب لکھتے ہیں :۔

"اور اسلام کے بہت سے عقائد بلا شک و شبہ دوسرے دینوں سے اور ان کی کتابوں سے لئے گئے ہیں جو آنحضرت کے زمانہ میں موجود تھیں اور اب بھی ہیں تو دین اسلام کی بنیاد بالکل جڑ سے اکھڑ جائے گی۔"

(ینابیع الاسلام ص۱۵)

اگر پادری صاحبان کے قائم کردہ اصول کے مطابق کوئی محقق یہ ثابت کر دے کہ بائیبل کے اکثر اجزاء یہودیت اور مسیحیت کے بہت سے عقاید بلا شک و شبہ دوسرے دینوں سے اور اُن کی کتابوں سے لئے گئے ہیں تو یہودیت اور مسیحیت کی بنیاد بالکل جڑ سے اکھڑ جائے گی۔

پادری صاحبان نے اس غلط اصول اور معیارِ صداقت کو قائم کر کے قرآن مجید اور اسلام کے لئے گڑھا کھودنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ خود ہی اپنے قائم کردہ اصول کے مطابق اپنے کھودے ہوئے گڑھے میں گر جاتے ہیں۔ کیونکہ ان کے مذہب کے اکثر اجزاء کا سرچشمہ غیر اسرائیلی اور مشرک اقوام ہی ہیں۔ بلکہ بائیبل کی مختلف کتب کے اکثر اجزاء ایکدوسرے کی نقل ہیں۔

ہمارا نظریہ

آغازِ عالم میں جب اس کرۂ ارض پہ انسان کی تمدنی زندگی شروع ہوئی تو تمام بنی نوع انسان کا ایک ہی مذہب تھا اور سب لوگ ایک ہی اُمت تھے اور آجتک حقیقت کے لحاظ سے مذہب ایک ہی رہا ہے اور ایک ہی ہے۔ صرف مختلف زمانوں کے لحاظ سے ان کی ظاہری شکل و صورت میں اختلاف نظر آتا ہے ورنہ وہ حقیقت جو مذہب کی اصل روح ہے ہمیشہ ایک ہی رہی ہے۔ جس طرح صاف اور شفاف پانی مختلف شکل و صورت کے برتنوں میں مختلف شکلیں اور صورتیں اختیار کر لیتا ہے اسی طرح مذہبی حقیقت مختلف زمانوں، مختلف قوموں اور مختلف ملکوں میں علیحدہ علیحدہ شکل و صورت میں جلوہ گر ہوتی رہتی ہے۔ جو پیغام بنی اسرائیل کے انبیاء سرزمین کنعان میں لوگوں کو سناتے رہے حقیقت میں وہ وہی تھا جو ہندوستان کے اوتار اہلِ ہند کو سناتے رہے۔ ایران کا پیغمبر زردشت اسی مذہبی حقیقت کا حامل تھا جو چین کے پیغمبر کنفیوشس کے ذریعہ ظہور پذیر ہوئی۔

الغرض تمام وہ پیغمبر یا اوتار جو مختلف ملکوں اور مختلف زمانوں میں حق و صداقت کی شمع روشن کرتے رہے وہ ایک ہی نور کے تقسیم کنندہ تھے۔ جدا جدا ملکوں اور جدا جدا قوموں میں الگ الگ پیغمبر یا اوتار بھیجنے کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہا جب تک وسائلِ آمد و رفت کی وسعت کی وجہ سے دُنیا کے لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب تر کر دینے کی بنیاد نہ پڑ گئی۔ جب دُنیا نے ایک ملک کی صورت اختیار کرنا شروع کر دی تو اللہ تعالیٰ نے پہلے اوتاروں اور پیغمبروں کے مطابق ان بزرگوں کی صداقت کو تازہ کرنے کے لئے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا چنانچہ آپ نے آکر تمام انبیاء کی صداقت کی تائید کی اور فرمایا "اِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (فاطر آیت ۲۵) وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (رعد آیت ۸) یعنی ہر قوم کے لئے نذیر اور ہادی ہوئے ہیں۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ اُمَّةٍ رَّسُولًا (النحل آیت ۳۷) اسی طرح آپ نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ میں کوئی نیا پیغام لیکر نہیں آیا بلکہ حقیقت کے اعتبار سے یہ وہی پیغام ہے جو مجھ سے پہلے میرے دوسرے بھائی مختلف قوموں کو مختلف زمانوں میں سناتے رہے ہیں۔ اب اُسی پیغام کی تجدید تمام دنیا کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ کرنے کا انتظام فرمایا ہے۔ آپ کا ظہور تمام نبیوں اور اوتاروں کی سچائی کا ظہور تھا۔

غیر بنی اسرائیل میں سلسلہ نبوت

یہ ایک ایسا سنہری اصول اسلام نے بیان کیا ہے کہ جس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ پادری صاحبان کو اس بات پر اصرار ہے۔ اور وہ بضد کہتے ہیں کہ سلسلہ نبوت صرف اور صرف بنی اسرائیل کے لئے مخصوص ہے لیکن حقیقت اور صداقت ایک ایسی چیز ہے جس سے انکار کرنا ایک مشکل امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسیحی پادریوں کو اس سنہری اصول کے سامنے آخر کار جھکنا پڑا۔ چنانچہ پادری جے۔ علی بخش صاحب نے اپنی کتاب "پیشگوئیاں مسیح کے بارہ میں" اس کو ان الفاظ میں تحریر کیا ہے :۔

"مخفی نہ رہے کہ کتاب مقدس نے یہ کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ عبرانی نبوت ہی اصل نبوت ہے۔ مثلاً ملک صدق، بلعم، اور بلعام غیر اقوام یعنی غیر عبرانی نبی تھے (پیدائش ۱۴/۱۸ خروج ۱۸ و گنتی ۲۳ باب ۲۴) یہ ماننا مسیحیوں کے لئے ضروری نہیں کہ خدا نے اسرائیل کے سوا باقی سب قوموں کو بلا ہدایت چھوڑ دیا ہے بلکہ تواریخ پر نظر ڈالنے سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ خدا نے غیر اقوام پہ بھی نبیوں کو برپا کیا۔ (ص۱۵)

اس کے علاوہ ڈاکٹر ڈج۔ پیٹرسن سمتھ صاحب ڈی۔ ڈی لکھتے ہیں :۔

"مجھے یہ سن کر افسوس ہوگا کہ اگر کوئی کہے کہ مسیحی دین اپنے پیروؤں سے اس قسم کے یقین کا خواہاں ہے۔ کہ سارے عالم کے خدا اور باپ نے ساری غیر مسیحی دُنیا کو اپنی طرف سے کسی قسم کی روشنی دیئے بغیر اکیلا چھوڑ دیا۔"

(بائیبل کا الہام ص۲۱)

اسی طرح پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے لکھتے ہیں :۔

"اور کہ دنیا کی کسی امت کو اس نے ہدایت کے بغیر نہیں چھوڑا۔ پس کوئی مذہب ایسا نہیں جو بالکل تاریکی اور بطالت ہو۔" (نور الہدیٰ حصہ اول ص۱۸)

پادری غلام مسیح صاحب ایڈیٹر اخبار نور افشاں لاہور لکھتے ہیں :۔

"حضرت ایوب ملک عرب کے شہر عوض کے گویا بادشاہ تھے۔ جن کے دوست عربی شہزادے تھے۔ وہ ایک ملک عرب کے موحدین کی چوٹی کے بزرگ تھے جس کی خدا پرستی کی دھوم کنعان کے موحدین تک پہنچی۔ اور انہوں نے آپ کی زندگی کے حالات لکھ کر مقدس نوشتوں میں شامل کیا۔ یتر دیان کا کاہن تھا جو اپنی خدا پرستی میں اتنی شہرت رکھتا تھا۔ کہ حضرت موسیٰ جیسا خدا پرست اور غیرت مند شخص چالیس برس تک اس کے گھر رہا۔"

(کوائف العرب ص۶۰)

پطرس کا بیان

کرنیلیس نامی صوبہ دار جو غیر بنی اسرائیل تھا (اعمال ۱۰/۲۸) پر رؤیا ہوئی اور اس نے خدا کے فرشتہ سے ہدایت پائی۔ (اعمال ۱۰/۳ و ۲۲) پطرس نے زبان کھولی کہا۔ اب مجھے پورا یقین ہو گیا کہ خدا کسی کا طرفدار نہیں بلکہ ہر ایک قوم میں جو اس

سے ڈرتا ہے اور راستبازی کرتا ہے وہ اس کو پسند ہے (اعمال ۱۰/۳۴-۳۵) اور خداوند کا بھید اس کے پاس ہے جو اس سے ڈرتے ہیں۔ وہ ان کو اپنے عہد کی شناسائی عنایت کرے گا (زبور ۲۵/۱۴) پس ثابت ہے کہ غیر بنی اسرائیل میں سے بھی جو لوگ خدا سے ڈرتے اور راستبازی اختیار کرتے ہیں۔ وہ اسے پسند ہیں۔ اور ان کے پاس خدا تعالےٰ کا بھید ہے اور اس کے عہد کی شناسائی۔

شاہ خورس اور شاہ صور

بت پرست بادشاہ شاہ خورس کی بابت خدا کہتا ہے "خورس کے حق میں کہتا ہوں کہ وہ میرا چرواہا ہے اور وہ میری ساری مرضی پوری کرے گا۔ . . . . خداوند اپنے مسیح خورس کے حق میں یوں فرماتا ہے (یسعیاہ ۴۴/۲۸، ۴۵/۱) شاہ صور کے متعلق لکھا ہے:۔

خداوند یہوداہ فرماتا ہے کہ تو خاتم الکمال ہے تو دانش سے معمور اور اصل جمال ہے تو عدن میں باغ اللہ میں رہا کرتا تھا تو ایک مسیح کیا ہوا کروبی (فرشتہ) تھا جو سایہ بخشتا تھا۔ ——— اور میں نے تجھے خدا کے مقدس پہاڑ پر رکھا۔ تو اپنی پیدائش کے دن سے اپنی راہ رسم میں کامل تھا دیکھ تو دانی ایل سے زیادہ دانشمند ہے ایسا کوئی بھید نہیں جو تجھ سے چھپا ہو وغیرہ۔

(حزقیل ۲۸/۱-۱۵ کا خلاصہ)

اس کے علاوہ حضرت ایوب عربی تھے (تاریخ بائیبل ص۴۴) ان کا الہامی صحیفہ بائیبل میں درج ہے کسدی بت پرستوں میں سے حضرت بلعام نبی تھے (یشوع ۱۳/۲۲ پطرس ۲/۱۶) حضرت مسیح کی پردادی بی بی روت موآبی لونڈی تھی (روت ۴/۱۰) اس موآبی نسل کی بابت حکم خداوندی موجود ہے۔ کہ وہ کبھی ہمیشہ تک خداوند کی جماعت میں شامل نہ ہوں (استثنا ۲۳/۳ کمیاہ ۱۳/۱) لیکن موآبی روت کا صحیفہ الہامی بائیبل میں موجود ہے۔ مصری بت پرستوں کے متعلق خدا فرماتا ہے:۔

رب الافواج اسے برکت دیگا
اور فرمائے گا۔
مبارک ہو مصر میری امت اسور
میرے ہاتھ کی صنعت
(یسعیاہ ۱۹/۲۵)

خدا نے بنی اسرائیل سے کلام کیا لیکن ابی ملک شاہ جرار سے بھی ہمکلام ہوا۔ (پیدائش ۲۰/۳) خدا کے فرشتہ نے ہاجرہ مصری سے بھی کلام کیا (پیدائش ۱۶/۹)

ہندو نبی

پادری صاحبان یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ آریوں کا قدیم وطن وسط ایشیا ہے۔ اس سلسلہ میں پروفیسر بی بی رائے صاحب لکھتے ہیں:۔

عزرا کی کتاب کے آٹھویں باب میں جہاں کسفیا کا ذکر آیا ہے۔ وہاں پر عید و نام ایک سردار اور "خدا کے گھر کے لئے خدمت کرنے والوں" کا بھی ذکر پایا جاتا ہے۔ یہ عبرانی لفظ عیدو ایک آریہ نام معلوم ہوتا ہے مثلاً آسترا ۱/۱ میں عبرانی میں جس طرح ہدو لفظ سے ہندو مراد ہے (جسے ہماری بائیبل میں ہندوستان لفظ سے ترجمہ کیا) اسی طرح حرف نون چھوڑ دینے سے سنسکرت اندو لفظ بھی عبرانی میں عیدو بن سکتا ہے اگر اندو اور عیدو ایک ٹھہرے تو یہ گمان غالب آتا ہے کہ کسفیا سے اہل ہنود کے بزرگوں کے رخصت ہونے کے بڑی مدت بعد بھی ان کا کچھ باقی ماندہ حصہ وہاں پر رہتا تھا جن کے ایک سردار کا نام عیدو یا اندو کاہن کے زمانہ تک کسفیا میں موجود پایا گیا ہے۔

رشیوں کا آبائی وطن ص۴۹

اس مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہے کہ عیدو ایک آریہ نام ہے اور عبرانی ہدو سے ہندو مراد ہے۔ بائیبل میں ایک ہدو رام کا ذکر ملتا ہے (۱۔ تواریخ ۱/۲۱) عبرانی ہدو سے مراد ہندو اور رام بھی ہندوؤں کا نام ہی ہوتا ہے۔ اسی طرح بائیبل میں عیدو نبی کا ذکر بھی موجود ہے (۲ تواریخ ۱۳/۲۴، ۱۲/۱۵) عیدو ایک آریہ نام ہے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیدو آریہ قوم میں تھے پادری جے۔ جے لوکس صاحب لکھتے ہیں "ہاں سر ولیم جونس کا خیال ہے کہ جس طوفان کا ذکر ہندوؤں کی قدیم کتابوں میں ساتویں منو کے زمانہ میں پایا جاتا ہے۔ وہ "منو" نوح کی طرف اشارہ کرتا ہے ان دونوں ناموں یعنی منو اور نوح میں کچھ موافقت ہے۔ جس کے سبب سے سر ولیم جونس کی رائے غور طلب ہے (پیدائش کی کتاب کے مضامین کا مجموعہ ص۶۲) اس کے علاوہ پادری بی۔ بی رائے صاحب لکھتے ہیں:۔

بائیبل میں نوح کا طوفان ایک مشہور واقعہ ہے۔ طوفان سے پیشتر خدا سے آگاہی پاکر نوح نے کشتی بنائی۔ جس کے وسیلے سے آٹھ جانیں اور ہر جاندار کی نسل بچ گئی۔ ہندوؤں کی عام کہانیوں ۴ کے مطابق جل پرلے کے وقت ویوسوت منو نے ایک کشتی بنائی۔ جس کے وسیلے منو خود اور سات رشی کل آٹھ جانیں اور تمام جانداروں کی نسل بچ گئی۔ علماء گمان کرتے ہیں کہ بائیبل نے نوح کو ہی ہندو کہانیوں میں منو کہا گیا ہے (۱) نوح اور منو کا کشتی بنانا۔ (۲) دونوں کہانیوں میں آٹھ جانوں اور تمام جانداروں کا بچ جانا۔ (۳) نوح اور دونوں کی کشتی کا ایک اونچے پہاڑ پر ٹک جانا۔ (۴) طوفان کے بعد نوح اور منو دونوں کا سوختنی قربانی چڑھانا وغیرہ (وشنو کے دس اوتار ص۷)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آریوں کے بزرگ جناب منو مہاراج کو ہی بائیبل نے نوح بتایا ہے۔ پس حضرت آریوں میں سے تھے۔

—— (باقی) ——

احمدی گریجوایٹوں کی اطلاع کیلئے

پنجاب یونیورسٹی کی سینیٹ کے لئے فیلوز کے انتخابات عنقریب ہو رہے ہیں اس غرض کے لئے تمام ایسے احباب کو جنہوں نے بی۔ اے یا ایم۔ اے یا کوئی اور ڈگری کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا ہو اور ڈگری حاصل کر چکے ہوں اپنے تئیں ۴ اکتوبر سے قبل رجسٹر کروالیں۔ اس کے لئے فارم رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی سے طلب فرمادیں۔ ایسے اصحاب کو یہ فارم کسی ۱۔ کلاس مجسٹریٹ۔ سول جج۔ کسی ڈگری کالج کے پرنسپل یا یونیورسٹی کے ٹیچنگ ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ کے سامنے پر کرنا ہوگا اور ان سے اس غرض کے لئے سرٹیفکیٹ لینا ہوگا۔ نیز اپنی اصل ڈگری۔ یا فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سول جج۔ کسی ڈگری کالج کے پرنسپل یا یونیورسٹی کے کسی تعلیمی شعبہ کے انچارج سے تصدیق شدہ ڈگری کی نقل ساتھ بھجوانا ہوگی۔ ساتھ دس روپے رجسٹریشن فیس کے طور پر بھجوانا ہوں گے۔

امراء اور پریذیڈنٹ اصحاب سے گذارش ہے کہ وہ جملہ گریجوایٹس اصحاب سے رجسٹریشن کی درخواست ضرور بھجوادیں۔

شکریہ احباب

محترم خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی مرحوم کی تجہیز و تکفین اور تدفین میں جماعت احمدیہ کے جن احباب نے ہماری پرخلوص مدد کی۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں خاص طور پر شیخ عبدالحق صاحب کا جو راولپنڈی سے ہمارے ہمراہ آئے۔ اور خوشاب کے چوہدری نثار احمد صاحب کا جن کے پرخلوص تعاون اور محنت سے ہم اس فرض سے سبکدوش ہوئے۔ دعا ہے خداوند تعالےٰ ان حضرات کو جزائے خیر دے۔ آمین

خاکسار عطاء اللہ

۴۵۱۲/۵۔ آنند پورہ گوالمنڈی راولپنڈی

کامیابی

خاکسار کا لڑکا عزیزم امتیاز احمد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کے طفیل اس سال میٹرک کے امتحان میں ۷۰۰ نمبر (ڈسٹرکٹ بورڈ ہائی سکول گکھڑ ضلع گوجرانوالہ سے) حاصل کر کے ضلع بھر میں اول آیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ عزیزم کو خادم دین اور مزید کامیابی عطا فرمائے (خاکسار سلطان علی احمدی گکھڑ)

نوٹ:۔ مکرم سلطان علی صاحب نے مبلغ تین روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔ (مینیجر)

ولادت

مکرم سید مبارک احمد شاہ صاحب کارکن نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۱/۷/۵۸ کو بچہ عطا فرمایا۔ نومولود حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کا پوتا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک اور خادم دین بنائے اور لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے۔

اعانت الفضل

مکرم صوفی محمد عبداللہ صاحب ربوہ نے اپنے لڑکے محمد اکرم کی امتحان میں کامیابی کی خوشی میں پانچ روپے بطور اعانت الفضل دئے ہیں۔

جزاھم اللہ احسن الجزاء

اس تقریب پر آپ نے دعوت بھی دی جس میں بعض بزرگان سلسلہ شامل ہوئے۔ (مینیجر الفضل)

حضرت خانصاحب منشی برکت علی صاحب شملوی رضی اللہ عنہ

حضرت خانصاحب منشی برکت صاحب شملوی رضی اللہ عنہ جماعت کے ان بزرگوں میں سے تھے جنہیں سیدنا حضرت مسیح موعود و المہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صحابی ہونے کا فخر حاصل ہوا اور پھر انہیں زندگی بھر مختلف رنگوں میں دین کی خدمت کرنے کی سعادت حاصل رہی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مالی لحاظ سے ہمیشہ ہی کشائش عطا فرمائے رکھی اور آپ نے بھی عمر بھر اپنے مال کو دل کھول کر دین کی خدمت اور غربا کی مدد کے لئے خرچ کیا۔

ایک عرصہ تک صدر انجمن احمدیہ کے انتہائی ذمہ دار عہدوں پر کام کیا لیکن کسی رنگ میں بھی سلسلہ کی طرف سے کوئی تنخواہ یا الاؤنس لینا پسند نہ فرمایا۔ سلسلے کی کوئی بھی مالی تحریک غالباً ایسی نہیں جس میں آپ نے حصہ نہ لیا ہو۔ تبلیغی، تربیتی اور علمی لحاظ سے بھی آپ نے جماعت کی خدمات سرانجام دیں۔ غرضیکہ آپ کی زندگی کئی اعتبار سے ہمارے لئے قابل تقلید نمونہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ذیل میں مختصراً آپ کے حالات زندگی اور نمایاں اوصاف کا تذکرہ کیا جاتا ہے:۔

خاکسار خورشید احمد

بچپن، تعلیم و ملازمت

آپ کی ولادت ۱۸۷۲ء میں بستی شیخ ضلع جالندھر میں ہوئی آپ کے والد بزرگوار میاں محمد فاضل صاحب آپ کو طفولیت میں ہی داغ مفارقت دے گئے۔ قدرے بڑی عمر میں یعنی آٹھویں سال ایک دیہاتی سکول میں تعلیم پانے لگے۔ طبیعت ذہین پائی تھی۔ پانچویں جماعت میں ضلع بھر میں اول رہے۔

انٹرنس تک تعلیم حاصل کر کے ۱۸۹۲ء کے آخر میں آپ نے دفتر ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس میں تبدیلی کرالی اور یہیں بقیہ مدت ملازمت گذاری۔ پہلی جنگ عظیم (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) میں آپ کو تندہی سے کام کرنے کی توفیق ملی۔ چنانچہ انہی خدمات کے پیش نظر بغیر کسی اپنی ذاتی کوشش یا علم کے افسران دفتر نے سفارش کر کے آپ کے لئے "خانصاحب" کا خطاب منظور کرا دیا۔

۱۹۳۲ء میں آپ نے پنشن پائی۔ اور اسی سال کے آخر میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے۔ جہاں آپ کو لمبے عرصہ تک خدمت سلسلہ کا موقعہ ملا ۱۹۳۴ء میں آپ کو حج پر جانے کی توفیق بھی ملی۔

قبول احمدیت

محترم خانصاحب مرحوم اپنی قبول احمدیت کا واقعہ یوں بیان فرمایا کرتے تھے

"۱۹۰۰ء کا واقعہ ہے کہ شملہ میں زمانہ ملازمت کے دوران میں مجھے چند ایک احمدیوں کے پڑوس میں رہنے کا اتفاق ہوا اور قدرتی طور پر ان سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی صداقت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات وغیرہ کے متعلق گفتگو چھڑ پڑی جو وقتاً فوقتاً کئی ماہ تک جاری رہی۔ میرے عزیز احمدی دوست میری خوب تواضع کیا کرتے تھے اور خوش ہوتے تھے کہ یہ احمدیوں کا خوب مقابلہ کرتا ہے مگر میری طبیعت میں نہ ضد تھی اور نہ تعصب اور میں کہا کرتا تھا کہ واقعات کی تحقیقات اور عقائد کی کسی قسم کی تنقیش میں کسی قسم کی بدظنی نہ کرنی چاہیئے اور دیانتداری سے چھان بین کرنی چاہیئے۔ چنانچہ میں نے کبھی طعنہ زنی اور بدکلامی نہیں کی اور ہمیشہ دیانتداری سے تحقیقات میں لگا رہا۔ ان دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیر مہر علی شاہ گولڑوی سے تفسیر قرآن نویسی کے متعلق تحریری سوال و جواب ہو رہا تھا۔ میں نے ایک دوست کے ساتھ مل کر شروع سے اخیر تک سارا قرآن شریف باترجمہ پڑھا اور نیز پیر مہر علی شاہ صاحب کی ایک دو کتابیں پڑھیں۔ پیر مہر علی شاہ صاحب نے انہی دنوں میں ایک لمبا چوڑا اشتہار بھی حضرت صاحب کے خلاف شائع کیا۔ جس میں بعض حوالہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے پیش کئے تھے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ ساری کتابیں جن کا اس اشتہار میں ذکر تھا احمدی دوستوں سے لے کر ان کا اس اشتہار سے مقابلہ کیا۔ ان میں بعض حوالے تو صحیح تھے اور بعض انہوں نے اپنے خیال کے مطابق توڑ مروڑ کر مطلب بیان کیا ہوا تھا۔ ان دنوں میں مجھے ایک دن مندرجہ ذیل خواب دکھائی دیا۔

"مجھے کسی نے خبر دی کہ مرزا صاحب احمدیوں کے گھر میں تشریف لائے ہوئے ہیں ان سے آکر مل لو۔ چنانچہ میں گیا تو حضورؑ ایک چارپائی پر تہ بند باندھے بیٹھے تھے اور سر اور جسم پر کپڑا نہیں تھا۔ میں نے السلام علیکم عرض کیا۔ حضور نے فرمایا وعلیکم السلام اور کہا "برکت علی تم ہماری طرف کب آؤ گے"۔ میں نے عرض کی "حضور ابھی آ جاؤں گا"۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی اور صبح کا وقت تھا۔

میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے واقعہ میں اور یقینی طور پر یہ خواب دیکھی ہے۔ اور اگر میں نے اپنی طرف سے اس میں کچھ ملایا ہو تو مجھ پر اسی دنیا میں اور نیز آخرت میں عذاب الٰہی ہو۔ میں نے اس خواب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی ہدایت کے لئے اشارہ سمجھا۔ کیونکہ جن حالات میں یہ خواب مجھے دکھائی گئی اس میں شیطانی دخل نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد میں نے پہلے تحریری بیعت کی اور پھر حاضر خدمت ہو کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی تجدید کر لی۔ میں نے اس وقت تک حضور علیہ السلام کی شکل نہیں دیکھی تھی اور نہ ہی حضور کی کوئی تصویر نظر سے گذری تھی۔ مگر بعد ازاں جب میں ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قادیان آیا تو حضور علیہ السلام کو اسی شکل میں دیکھا جو مجھے خواب میں دکھائی گئی تھی صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کے مکان کے ساتھ جو ان کی بیٹھک ہے وہاں بھی جلسہ کے موقعہ پر مہمان ٹھہرا کرتے تھے۔ اس کے اوپر ایک چوبترہ تھا اور سامنے صحن تھا اتفاقاً میں وہیں ٹھہرا ہوا تھا۔ صبح غالباً آٹھ بجے کا وقت تھا۔ میں نے دیکھا کہ حضور علیہ السلام نے صرف تہ بند باندھا ہوا تھا۔ میں نے دیکھ کر دل میں کہا کہ یہ وہی شکل ہے جو میں نے خواب میں دیکھی تھی۔ ایمان تازہ ہوا اور اس کے بعد بہت سے نشان اللہ تعالیٰ نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دکھائے اور کئی واقعات ایسے پیش آئے جو ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ احمدیت پر خاتمہ کرے اور موت کے بعد حضور کے قدموں میں جگہ دے۔ آمین۔

خواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بدن پر جو میں نے کپڑا نہیں دیکھا تھا بلکہ صرف تہ بند بندھا ہوا دیکھا تو اس کی تعبیر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے نے یہ بتائی کہ حضور علیہ السلام دنیا کی زیب و زینت سے بالا اور آزاد ہیں اور درویشانہ زندگی رکھتے ہیں۔"

آپ کی رفیقہ حیات

آپ کی اہلیہ صاحبہ مرحومہ کا نام عزیزہ بیگم تھا اور وہ منشی مولا بخش صاحب محافظ دفتر ضلع کچہری ہوشیارپور کی دختر تھیں۔ خانصاحب مرحوم کا ساتھ اس دنیا میں قریباً ۵۲ سال رہا اور وہ ۲۱ دسمبر ۱۹۷۹ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۶۹ھ راولپنڈی میں ہی قریباً ۶۲ سال کی عمر میں فوت ہوئیں اور مقبرہ بہشتی ربوہ میں دفن ہوئیں۔

حضرت خلیفہ اولؓ کی وفات اور جماعت شملہ

فرمایا کرتے تھے جب مارچ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفہ اولؓ کے وصال کی خبر بذریعہ تار شملہ میں آئی تو نماز جنازہ کے بعد میں نے دوستوں کو سمجھایا کہ یہ ہمیں معلوم ہے کہ جماعت میں اختلاف ہے اور اختلاف کی حالت میں یہ ناممکن ہے کہ خلیفہ کے انتخاب کے متعلق اتفاق رائے ہو۔ پس ہمیں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کے نمونہ پر قدم مارتے ہوئے اس بات کے لئے تیار رہنا چاہیئے کہ جدھر کثرت رائے ہو ہم ادھر ہو جائیں۔ دوستوں نے اس تجویز کو پسند کیا۔ اگلے روز قادیان سے تار موصول ہوئی کہ رائے عامہ سے حضرت میاں صاحب خلیفہ منتخب ہوئے ہیں۔ میں نے اسی وقت دوستوں کے مکانوں پر جا کر بیعت کے لئے دستخط کرائے جو لوگ لاہوری جماعت کی طرف مائل تھے انہوں نے مخالفت کی۔ مگر میں نے سمجھایا کہ اس وقت تو ہمیں زیادہ حالات معلوم نہیں۔ صرف اتنا جانتے ہیں کہ کثرت رائے حضرت صاحبزادہ صاحب کی طرف ہے۔ جس وقت مخالف تفصیلات آئیں تو ممکن ہے کہ ہم میں سے بعض تردد میں پڑ جائیں۔ اس لئے فوراً بیعت کر لینی چاہیئے۔ آخر بڑی ردوکد کے بعد انہوں نے بھی دستخط کر دیئے۔

قادیان اور لاہور میں خدمات

۱۹۳۲ء میں آپ کے قادیان کی مقدس سرزمین میں ہجرت کر آنے پر استاد میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو نائب ناظر اعلیٰ مقرر فرمایا۔ اور بعد ازاں نائب اور پھر جائنٹ ناظر بیت المال مقرر ہوئے۔ چنانچہ پہلے قادیان میں کم و بیش پندرہ سال خدمات بجا لانے کا موقعہ ملا۔ اور بعد ازاں ہجرت کرنے پر آپ کو لاہور میں بطور ناظر بیت المال کا چارج لینے کا ارشاد ہوا۔ وہاں سے ۱۹۴۸ء میں آپ نے رخصت حاصل کر لی اور پھر بعض مجبوریوں کے باعث مزید خدمت کے لئے حاضر نہ ہو سکے۔

(باقی)

مرض اٹھا اگی گولیاں "ہمدرد نسواں" دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب فرمائیں!

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارھواں سالانہ اجتماع

۲۴-۲۵-۲۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء

بمقام ربوہ

(قسط نمبر ۲)

تحریری مقابلہ کے لئے عنوان حسب ذیل ہوں گے :-

۱- کمیونزم اور اسلام -
۲- مذہب اور سائنس -
۳- کفارہ کا رد -
۴- تحریک جدید کے ذریعہ تبلیغ اسلام
۵- اسلامی رواداری -
۶- دادا کا ترکہ اور یتیم پوتا -
۷- مفتوح اقوام سے مسلمانوں کا سلوک -
۸- مسلمان نوجوانوں کے سنہری کارنامے
۹- اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے -

نوٹ :- مقالہ نگار حضرات کاغذ اور قلم دوات ساتھ لائیں -

ذہنی مقابلوں میں مندرجہ ذیل مقابلے شامل ہوں گے -

۱- پیغام رسانی - ۲- ذہانت -
۳- مشاہدہ و معائنہ -

علمی اور ذہنی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کی فہرست ۲۰ اکتوبر ۵۸ء تک دفتر مرکزیہ میں آجانی چاہیئے -

تربیتی کلاس

حسب سابق امسال بھی سالانہ اجتماع سے معاً قبل ۱۳ سے ۲۴ اکتوبر تک تربیتی کلاس ہوگی - مجالس خدام الاحمدیہ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں -

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور کا پیش نظر رکھا جانا ضروری ہے -

۱- ضلع وار یا علاقائی طور پر جیسے بھی سہولت ہو مرکزی تربیتی کلاس کے نمونہ پر کلاسیں جاری کی جائیں یعنی ہر علاقہ یا ضلع کی مجالس ایک جگہ نمائندگان کو جمع کر کے مرکزی نمونہ کے مطابق کلاس جاری کریں - اطلاع آنے پر مرکز ایک استاد بھجوانے کا انتظام کرے گا

۲- ان علاقائی یا ضلع وار کلاسز میں شامل ہونے والے جن خدام کی تعلیم اعلیٰ ہو انہیں مرکزی کلاس میں بھجوا دیا جائے -

۳- رہائش اور خوراک کا انتظام مرکز کی طرف سے ہوگا -

۴- مرکزی کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کے نام یکم اکتوبر ۵۸ء تک مرکز میں آنے چاہئیں -

۵- اس کلاس میں شامل ہونے والے نمائندگان کے لئے کم از کم مڈل پاس ہونا ضروری ہے تا وہ نوٹ لے سکیں - نیز نمائندہ قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو -

۶- ہر وہ مجلس جس کے اراکین کی تعداد ۴۰ یا اس سے زائد ہو ایک نمائندہ ضرور بھجوائے -

۷- نمائندگان اپنے ہمراہ اٹھکا پیاں پنسل - قلم دوات اور موسم کے مطابق بستر ضرور لائیں

۸- خادم کا سامان

اس مرتبہ اس امر کو خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے گا کہ ہر خادم کے پاس اس کا سفری تھیلا معہ ضروریات کے مکمل ہو - مقام اجتماع میں داخل ہونے سے قبل گیٹ پر تھیلوں کی مکمل پڑتال کی جائے گی اور جس کا تھیلا معہ ضروری سامان کے مکمل نہ ہوا اسے اجتماع میں داخل نہیں ہونے دیا جائے گا - اس لئے اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین اس کے لئے پوری طرح تیار ہو کر آئیں اور ضروری سامان ان کے ساتھ ہو -

مطلوبہ سامان کی فہرست درج ذیل ہے:

تھیلا - ایک سیر بھنے ہوئے چنے
ایک مگ یا گلاس - ایک پلیٹ - سوئی - دھاگہ رسی - دیا سلائی - پنسل - دو گز لمبی اور چار انچ چوڑی پٹی یا ۳۰×۳۰×۴۰ انچ کا رومال - ایک موٹی چھڑی - ہر حرمیہ کے لئے ایک چھوٹی بالٹی ساتھ ہونی ضروری ہے -

یہ امر ذہن نشین رہے کہ اجتماع کے موقعہ پر آب خورے - پیالے اور بالٹیاں نہیں دی جائیں گی - ان کا انتظام کر لینا ضروری ہوگا -

۹- اجتماع میں داخلہ

امسال اجتماع میں داخلے کے لئے چند ایک امور کا خاص خیال رکھا جائے گا - اس لئے اجتماع میں شامل ہونے والے اراکین اس کی پوری پابندی کریں تا وقت پر تکلیف نہ اٹھانی پڑے -

۱- کسی خادم کو مقام اجتماع میں ذاتی کی صورت میں داخل ہونے کی اجازت نہ ہوگی نہ مقامی نہ بیرونی پس کوئی خادم اس خیال سے نہ آئے کہ وہ مقام اجتماع میں بغیر اجتماع میں شامل ہوئے داخل ہو سکے گا

۲- اجتماع میں شامل ہونے والے ہر خادم کو اپنا نام معہ مکمل کوائف مقام اجتماع میں داخلہ سے قبل رجسٹر میں درج کرانا ضروری ہوگا - اس کے لئے عنقریب مرکزی دفتر کی طرف سے جملہ مجالس کو فارم بھجوائے جائیں گے جو انفرادی طور پر ہر خادم سے متعلق ہوں گے جو اجتماع میں شامل ہو رہا ہے - مجالس اس بارہ میں اطلاع دیں کہ ان کی طرف سے کتنے خدام اجتماع میں شامل ہوں گے تا اسی قدر فارم بھجوا دیئے جائیں

۳- اس مرتبہ مقام اجتماع میں کوئی دوکان نہیں ہوگی - اس لئے تھیلے میں چنوں کا ہونا ضروری ہے تا ناشتہ میں سہولت ہو ناشتہ چنوں کا ہوگا -

۴- خیموں کے لئے اراکین مکمل سامان اپنے ساتھ لائیں - ایک خیمہ کے لئے دو کھیس یا دو دو تہیاں - چار لاٹھیاں - آٹھ کھونٹیاں اور رسی درکار ہوگی -

۱۰- اطفال

خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی طرح اطفال کا بھی اجتماع انہی تاریخوں میں ہو رہا ہے - جس کا پروگرام بالکل الگ ہوتا ہے - بیرونی مجالس کی طرف سے اطفال بھی اپنے مربیان کے ہمراہ اجتماع میں شامل ہوں اطفال کے اجتماع کی تفصیلات علیحدہ رسالہ تشحیذ الاذہان میں اگست کی اشاعت میں شائع کی جا رہی ہیں -

۱۱- اجتماع کا پروگرام

خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا پروگرام زیر ترتیب ہے - اس بارہ میں مجالس اگر کوئی مشورہ دینا چاہیں تو براہ کرم ۲۰ اگست ۵۸ء تک بھجوا دیں تا اس پر غور کیا جا سکے -

سالانہ اجتماع کے متعلق یہ تفصیلات آپ کی خدمت میں قبل از وقت پیش کی جا رہی ہیں - آپ اراکین مجلس کو اس بارہ میں مطلع کر دیں اور جن امور کے متعلق معینہ تاریخوں تک اطلاع اور کوائف منگوائے گئے ہیں ان کے متعلق بروقت مرکز کو علیحدہ علیحدہ اطلاع بھجوا کر ممنون فرمائیں -

یہ اجتماع آپ کا ہے اور اس کو کامیاب بنانا بھی آپ کا فرض ہے - اس کی کامیابی کی یہی صورت ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اراکین شامل ہوں - اور اس سلسلہ میں جو پابندی عائد کی جائے یا جو ہدایات دی جائیں ان پر پوری طرح کاربند ہوں تا ایک طرف کارکنان کو انتظام کرنے میں سہولت ہو اور دوسری طرف خود شامل ہونے والے کسی قسم کی پریشانی سے بچ جائیں - اس قسم کے اجتماعات کسی تنظیم کی روح کو زندہ کرنے کے لئے نہایت ضروری ہیں - ان کے بغیر کوئی تنظیم اپنی زندگی کے آثار نہیں دکھلا سکتی اور اسی لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود و اطال اللہ بقاءہ و اطلع شموس طالعہ نے اس کو جاری فرمایا ہے - پس جو آپ میں سے زندہ ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی کا ثبوت پیش کریں اور اپنے امام کی آواز پر لبیک و سعدیک کہتے ہوئے اجتماع میں شامل ہوں - یہ دنیا فانی ہے - خوش بخت ہے وہ خادم جسے چند روز اپنے آقا کے قدموں میں گذارنے کی سعادت حاصل ہو جائے -

والسلام

خاکسار :- سید داؤد احمد
معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ

مجالس ہائے خدام الاحمدیہ حیدر آباد ڈویژن

مکرم ناصر احمد صاحب ڈویژنل انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی چند دجات کی وصولی کے بارہ میں جو رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے - کہ حیدر آباد ڈویژن کی مجالس اس سلسلہ میں ان سے ہر ممکن تعاون کر رہی ہیں - لہذا میں اس اعلان کے ذریعہ ان مجالس کے عہدیداروں اور جملہ خدام کا شکریہ ادا کرتا ہوں - اور جملہ احباب سے ان کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں - کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس کا بہتر اجر عطا فرمائے -

مہتمم مال
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

نتیجہ امتحان اطفال الاحمدیہ

مورخہ ۱۳ جولائی ۵۸ء کو شعبہ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام احمدی بچوں کا امتحان لیا گیا تھا جس کے لئے اسلام کی ابدی تاب مصنفہ چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ بطور نصاب مقرر تھی۔ اس امتحان کا نتیجہ درج ذیل ہے۔

امتحان میں بیس مقامات کے ۲۲۷ اطفال شامل ہوئے۔ ان میں سے ۱۸۲ کامیاب ہوئے۔ گویا نتیجہ ۸۰-۵ فیصدی رہا۔ امتحان میں چونکہ کم سن بچے بھی شامل ہوئے اور بڑی عمر کے بھی اس لئے ان کے دو معیار مقرر کئے گئے ہیں۔ معیار اول میں وہ بچے شامل ہیں جو آٹھویں جماعت میں یا اس سے اوپر کی کلاس میں پڑھتے ہیں۔ اور اس سے نچلی کلاسوں کے بچوں کو معیار دوم میں شامل کیا گیا ہے۔ معیار اول میں ۱۴۷ بچے شامل ہوئے جن میں سے ۱۳۲ کامیاب ہوئے۔ معیار دوم میں ۱۹۰ بچے تھے جن میں سے ۹۴ کامیاب ہوئے۔ کامیاب ہونے والے بچوں کو مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ان کے لئے آئندہ کی بہت سی کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین۔ جن بچوں کے نام اس میں درج نہیں۔ افسوس ہے کہ وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔

اوّل اور دوم آنے والے بچوں کے نام حسب ذیل ہیں۔ ان بچوں کو چاہیئے کہ اپنے مکمل ایڈریس سے اطلاع دیں تاکہ انہیں انعامات بھیج دیئے جائیں۔

(معیار اوّل)
اوّل صفی اللہ صادق جماعت ہشتم دارالرحمت وسطی ربوہ ۴۲ حاصل کردہ نمبر
دوم محمد اکرم جماعت ہشتم جڑانوالہ ۴۱ "

(معیار دوم)
اوّل عبدالغنی جماعت چہارم دارالرحمت شرقی ربوہ ۳۸ "
دوم۔ بشیر الرحمن جماعت سوم حلقہ رام سوامی کراچی ۳۷ "
مہتمم اطفال الاحمدیہ ربوہ

معیار اوّل

منیر احمد	جماعت نہم	ملتان شہر ۳۷
مبارک	"	" ۲۸
اقبال احمد	جماعت دہم	بھیرہ (خادم) ۴۰
فضل الرحمن	ہشتم	" ۲۲
رشید احمد جاوید	دہم	" (خادم) ۲۹
نصرت الٰہی	ہشتم	" ۲۴
مبارک احمد	نہم	" ۳۸
احمد سعید اختر	دہم	" (خادم) ۲۲/۵۰
محمد عظیم	"	" ۳۰
محمود مجیب اصغر	نہم	" ۳۲
محمد شریف خاں	دہم	نکانہ (خادم) ۳۶
عبدالحمید خاں	دہم	" ۲۸
نصیر احمد	نہم	" ۳۷½
محمد نسیم	"	" ۳۸
مرزا مجیب احمد	"	راولپنڈی ۳۶
ظفر محمود	ہشتم	" ۳۱
ریاض احمد	نہم	" ۲۵
ملک منور احمد	ہشتم	" ۱۹
بشیر احمد	دارالصدر شرقی ربوہ	
	دہم (خادم)	۳۱
محمد کریم قمر	دارالرحمت شرقی	ہشتم ۴۰
عزیز الرحمن خالد	دارالصدر شرقی	
	ربوہ جماعت سوم	جامد ۱۷
منظور احمد	"	" ۲۰
سعید احمد	دارالصدر شرقی	" ۳۱
منصور احمد بشر	دارالصدر شرقی	
	ربوہ	VIII ۲۶
محمد افضل طاہر	دارالنصر ربوہ	۱۷
نصیر الدین عبیداللہ	دارالصدر ج	ہشتم ۱۷
محمد رفیق اسد	دارالرحمت غربی	دہم ۲۴
الطاف الرحمن بابر	الابواب	ہشتم ۲۷
قمر احمد	دارالیمن	ششم ۲۴
عزیز اللہ	دارالرحمت وسطی	ہشتم ۲۳
مسعود احمد	دارالصدر شرقی	" ۲۲
صفی اللہ صادق	دارالرحمت وسطی	" ۴۲ اول
داؤد احمد جلیل	" شرقی	" ۲۲
عبدالرفیق آصف	" غربی	" دہم ۲۹
عبدالحفیظ غزنوی	دارالصدر ج	" ۳۰
منیر احمد	دارالرحمت شرقی	" ہشتم ۲۷
جاوید محمود	" "	" ۲۸
عبدالماجد	حمانی دارالرحمت شرقی	ربوہ ہشتم ۳۵
محمد ذکریا بشیر	دارالصدر غربی ب	" ۳۵
عبدالشکور جاوید	دارالرحمت شرقی	دہم ۲۱
مجید احمد	دارالبرکات	" ۲۱
مجیب اللہ خاں	گوہر رحمت شرقی	نہم ۳۲
نصیر احمد شاہ	دارالصدر ج	ہشتم ۳۱
سعادت محمود طارق	رحمت شرقی	" ۲۵
عبدالحکیم ناصر	گوجرانوالہ شہر	" نہم ۳۷
محمد ایوب	" میرک	۳۵
عبدالمجید	"	دہم ۲۱
مجید احمد	"	نہم ۲۱
مبارک احمد	حیدرآباد سندھ	ہشتم ۱۹
شفیق احمد جاوید	نوشہرہ	نہم ۲۴
ضیاء احمد قمر	"	ہشتم ۲۴
یوسف احمد	"	" ۲۸
لطف المنان خاں	"	نہم ۳۰
رشید محمود	جڑانوالہ	دہم ۲۷
محمد اکرم	"	ہشتم ۴۱ دوم
مبارک احمد نسیم	"	دہم ۲۱
خواجہ نصیر اللہ خاں	کوٹ سومن ضلع سرگودھا	
	جماعت	ہشتم ۲۱

مجلس لاہور (حلقہ سلطانپورہ)

طاہر احمد	ملک	نہم ۳۶
ناصر محمود		نہم ۳۶
بشیر احمد		ہشتم ۱۷
عزیز احمد		" ۲۴

حلقہ کرشن نگر

محمد ارشد	(غیر احمدی بچہ)	ہشتم ۳۳
محمود احمد		دہم ۳۵
عبدالکریم خاں		ہشتم ۱۷
عبدالشکور		" ۱۷

حلقہ اسلامیہ پارک

داؤد احمد	(پندرہ سال)	دہم ۲۸
ملک منیر احمد		" ۳۵
محمد امین	(سوا پندرہ سال)	نہم ۲۴
ملک عبدالحفیظ		" ۳۵

حلقہ سنت نگر

مشتاق احمد		نہم ۲۲
صادق احمد نعیم		ہشتم ۳۰

حلقہ دتہ باغ

محمد عیسیٰ درد		نہم ۲۹
نعیم الرحمن درد		ہشتم ۳۴

حلقہ بھاٹی گیٹ

بشارت احمد		ہشتم ۱۷
مبارک احمد صابر		" ۳۱

حلقہ نیلا گنبد

رشید احمد انیس		دہم ۳۱
محمد حبیب پرویز		ہشتم ۳۱
محمود احمد		" ۳۴

حلقہ محمد نگر

عبدالعزیز		نہم ۳۳
نعیم احمد		دہم ۳۳

مجلس کیمل پور

مرزا عبدالمجید ارشد		نہم ۳۳
بشارت احمد شاکر		دہم ۳۴

مجلس چک منگلہ ضلع سرگودھا

عنایت اللہ مبشر		دہم ۳۳
محمد اسلم شاد		ہشتم ۳۰
عبدالعزیز		پنجم (جماعت) ۲۸

مجلس چک ۹۹ شمالی سرگودھا

مظفر احمد (خادم)		دہم ۲۸

مجلس گڑھ مولہ دکان ضلع گوجرانوالہ

محمد منظور		ہشتم ۳۶
مبارک احمد قمر		ہشتم ۳۳

مجلس قصور

مبارک احمد ہاشمی		دہم ۳۴
محمد سلیمان		ہشتم ۳۶
مظہر اقبال		" ۳۴
ظفر احمد		" ۳۱

مجلس محمد آباد ضلع تھرپارکر

اقبال حیدر ربانی		ہشتم ۲۸
عبدالحکیم خاں	حلقہ مارٹن روڈ کراچی	نہم ۲۹
محمود احمد ورک	" " "	" ۲۷
جاوید احمد	" " "	" ۱۹
بشیر احمد	حلقہ رام سوامی سعید منزل	دہم ۳۵
گلزار احمد	حلقہ فیڈرل ایریا	نہم ۳۵
لال محمد	" "	ہشتم ۲۷
جمیل احمد طاہر	" " "	" ۳۱
حمید احمد ملک	" " "	ہشتم ۳۱
محمد الیاس	بقاپوری حلقہ شرقی	" ۲۰
داؤد احمد قریشی	پیر کالونی	" دہم ۳۲
طاہر احمد خان	ناظم آباد	" ہشتم ۳۹
حمید انور	" " "	" ۳۲
مبشر احمد خان	" " "	" ۳۰
لطیف احمد	حلقہ ناظم آباد کراچی	نہم ۲۳
ابوالفیض محمد اسحاق	" "	" ۲۵

(باقی)

پیامِ نور: بڑھی ہوئی تلی، خرابی جگر اور پرانے بخاروں کے لئے مفید ہے۔ ملنے کا پتہ:- صادق دواخانہ ربوہ

ضروری اعلان

(مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اصلاح و ارشاد)

سید مہتاب شاہ صاحب سابق دیہاتی مبلغ جس جگہ ہوں وہ مجھے ربوہ میں آکر ملیں۔ مجھے ان سے ایک ضروری کام ہے۔ جس کسی دوست کو ان کا علم ہو۔ وہ مجھے اطلاع دیں کہ وہ آجکل کہاں ہیں۔

ضروری تصحیح

مورخہ ۱۴ اگست ۵۸ء کے الفضل میں صفحہ ۳ و ۴ پر مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ شائع ہوا ہے اس میں صفحہ ۴ کے کالم ۲ میں "سیدہ مرحومہ کے اوصاف حمیدہ" کے زیر عنوان پہلا فقرہ سہو کتابت سے غلط چھپ گیا ہے اصل فقرہ یہ ہے:-

"پھر سیرت و کردار۔ اخلاق فاضلہ اور اوصاف حمیدہ کے لحاظ سے بھی آپ کا مقام کچھ کم بلند نہ تھا" احباب تصحیح فرمالیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے فی صد شرح کے سربمہر ٹنڈر جو کہ ترمیم شدہ ریٹ شیڈول پر مبنی ہوں۔ دستخط کنندہ ذیل ۲۵/۵۸ کو بارہ بجے دوپہر تک مقررہ فارموں پر وصول کرے گا جو میرے دفتر سے ایک روپیہ فی کاپی کے حساب سے ۲۵ اگست کو ۱۱-۳۰ بجے تک حاصل کی جا سکتی ہیں۔ یہ ٹنڈر اسی روز پبلک کے سامنے ساڑھے بارہ بجے کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام کی نوعیت	تخمینہ لاگت بمع شرح	ٹنڈر زرضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	
(۱)	مغلپورہ بجلی گھر میں ۱۰۰۰×۲ کلو واٹ ڈیزل جنریٹنگ سیٹ مہیا کرنا۔	۲۵۰۰۰/- روپے	۵۰۰/- روپے	۳ ماہ
(۲)	نمبر ۲۴۷ ہال کاک روڈ لاہور پر بچوں اور بالغوں کے سکول میں مزید عمارتی گنجائش کی تکمیل	۲۰۰۰۰/- روپے	۴۰۰/- "	۳ ماہ
(۳)	لاہور میں سگنل شاپ کالونی میں سٹاف کوارٹروں کی پردہ اور حد بندی کی دیواروں کی تعمیر	۲۲۰۰۰/- "	۵۰۰/- "	۳ ماہ
(۴)	لاہور سٹیشن پر نمبر ۵ پلیٹ فارم شیڈ کے EVE بورڈوں کی مرمت۔	۲۲۰۰۰/- "	۵۰۰/- "	۳ ماہ

(۵) وہ ٹھیکیدار جن کے نام ڈویژن ہذا کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہیں اپنے سابقہ تجربہ اور مالی پوزیشن کے متعلق سرٹیفکیٹ پیش کرکے ۲۵ اگست ۵۸ء سے قبل اپنے نام اس فہرست میں درج کروا کر ٹنڈر پیش کر سکتے ہیں۔

(۶) مفصل شروط و ہدایات نظر ثانی شدہ شیڈول ریٹ اور تخمینہ لاگت وغیرہ میرے دفتر میں روزانہ کاروباری اوقات کے اندر ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

ادارہ ریلوے اس بات کا پابند نہیں کہ وہ کوئی کم سے کم ٹنڈر یا کوئی خاص ٹنڈر ضرور بالضرور منظور کرے۔

ڈویژنل پے ماسٹر صاحب کے پاس ۲۵ اگست سے قبل زرضمانت جمع کروا دینا ٹھیکیداروں کے لئے ہی مفید رہے گا۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ پرسنٹیج ریٹ میں کامل اعداد درج کریں۔ کسور پر مشتمل ٹنڈر منظور نہیں کئے جائیں گے

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر۔ لاہور

۱۲۸-W-16-8-58

لیڈر بقیہ

• گہرائی اور پختگی کا لیجئے ۔"

سوال صحیح نقطۂ نظر کا ہے اسلئے سوال یہ ہے کہ صحیح نقطۂ نظر کیسے حاصل ہوتا ہے۔ سائنس نے ہمیں ایک دوراہے پر لا کر کھڑا کر دیا ہے۔ اب یہ کس طرح معلوم ہو کہ کونسا راستہ کس طرف لے جاتا ہے۔ بے شک عقل نے ہمیں ایک مقام تک ضرور پہنچا دیا ہے۔ مگر یہی مقام نازک ترین مقام ہے۔ انسان میں صرف عقل ہی تھی۔ مگر عقل اپنا کام ختم کر چکی ہے کیا انسان اس مقام سے کسی رہنمائی کے بغیر صحیح راستہ پا سکتا ہے؟ کیا صانع کائنات نے ایسا کوئی انتظام کیا ہے کہ انسان اس دوراہے کے معمہ سے نکل سکے؟ ضرور۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

لا تدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار۔

جہاں ہماری طاقتیں بالکل جواب دے دیتی ہیں اسی مقام پر اللہ تعالیٰ کا ہاتھ موجود ہوتا ہے۔ جو اس کو پکڑ لیتا ہے۔ سیدھے راستہ پر چل پڑتا ہے۔ اسی لئے یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم لیکن جو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کو دیکھ کر بھی ان دیکھا کر دیتا ہے اور اپنی عقل کی بیچارگی اور حیرانگی کے باوجود اسی کی انگلی سے چمٹا رہتا ہے وہ شیطان کے ہاتھ میں گر جاتا ہے۔ (انوار العلوم جلد ۱۷ صفحہ ۱۰۳)

چمک و پائیداری کیلئے
شینو بوٹ پالش
ہمیشہ استعمال کریں

طاقت کی اکسیری گولیاں۔ یہ بینظیر مقوی اعصاب اور جنرل ٹانک معتدل تحفہ عورتوں اور مردوں کیلئے یکساں مفید ہے جسم کے تمام جوڑوں اور پٹھوں کو طاقت دیکر بیحد مضبوط بنانیوالا عصبی کمزوری اور خون کی کمی کے مریضوں کیلئے خاص دوا ہے۔ دماغی کام کرنیوالوں کے لئے نعمت ہے تکان اور تھکن دور ہوتی ہے۔ قیمت ایکماہ بارہ روپے ایک ہفتہ کورس تین روپے۔
طبیہ عجائب گھر۔ ایمن آباد ضلع گوجرانوالہ

ڈاؤ (DOW) میڈیکل کالج کراچی میں داخلہ
اور انٹرویو کی تاریخوں میں توسیع

بسلسلہ اعلان گزشتہ جملہ متعلقین کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ فرسٹ ایر ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کلاس ڈاؤ کالج میں داخلہ اور انٹرویو کی تاریخوں میں بہ طریق ذیل توسیع کر دی گئی ہے۔

۱- درخواستیں پیش کرنے کی آخری تاریخ:-
۸ ستمبر ۱۹۵۸ء - چار بجے شام تک

۲- انٹرویو کے لئے تاریخیں:-
۱۲ اور ۱۳ ستمبر ۱۹۵۸ء ساڑھے نو بجے صبح

اسلام احمدیت
اور
دوسرے مذاہب کے متعلق
سوال و جواب
بزبان انگریزی
کارڈ آنے پر مفت
عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴